

رسائلِ بہاولپوری

تالیف

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری

تخریج

محمد سرور عاصم

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسائل بہاولپوری

مؤلف

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری

تخریج وتحقیق

محمد سرور عاصم

مکتبہ اسلامیہ

نام کتاب .... رسائل بہاولپوری

مصنف .... پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری

تحقیق وتخریج .... محمد سرور عاصم

ناشر .... پروفیسر عبدالغفار

طبع ہفتم .... اگست 2004ء

قیمت .... [redacted] روپے



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7244973

بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فیصل آباد فون: 041-631204

یانہ۔ نماز پڑھنا یانہ پڑھنا ہر ایک کا اپنا پرائیویٹ مسئلہ ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ جمہوریت میں خواہ اس کو اسلامی ہی کہا جائے' اللہ کا کوئی حکم اس وقت تک ملک کا قانون نہیں بن سکتا جب تک عوامی حکومت اس کو ملک کا قانون نہ بنائے۔ جمہوریت کی حقیقت بھی یہی ہے کہ اس میں چلتی عوام کی ہے تو پھر جمہوریت میں اسلام عوام کے رحم و کرم پر ہوگا۔ عوام خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر۔ اگر چاہیں گے تو اللہ کا کوئی حکم قانون بنے گا ورنہ نہیں۔ جمہوریت میں یہ نہیں ہو سکتا کہ عوام کی مرضی کے خلاف اللہ کا کوئی حکم اس حیثیت سے کہ وہ اللہ کا حکم ہے قانون بن جائے۔ اس لیے جمہوریت کفر ہے۔ کیوں کہ اس میں اسلام عوام کے تابع ہوتا ہے' عوام اسلام کے تابع نہیں ہوتے۔ جب جمہوریت کی ذات ہی پلید ہے تو اس کے مشرقی یا مغربی ہونے سے اس کی ذات میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ جہاں بھی ہو کفر ہی رہتی ہے۔ جیسے مسلمان ہے' مشرق میں ہو یا مغرب میں' کافر کافر ہی ہے' عرب میں ہو یا عجم میں۔ زنا جہاں بھی ہو' جو بھی کرے' زنا ہے۔ مسلمان کرے تو بھی زنا ہے' کافر کرے تو بھی زنا ہے۔ زنا جب مرد و عورت کے ناجائز جنسی تعلق کو کہتے ہیں تو یہ ناجائز تعلق جہاں بھی ہوگا زنا ہوگا اور حرام ہوگا۔ کفر جہاں بھی ہوگا کفر ہوگا۔ جمہوریت جہاں بھی ہوگی جمہوریت ہوگی اور اس کی حقیقت وہی ہوگی کہ حاکمیت عوام کی اس لیے کفر ہوگی۔ کیوں کہ حاکم اللہ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّٰهِ﴾

[الانعام:6: 57]

اس میں شک نہیں کہ جمہوریت ہر جگہ کفر ہے' لیکن مغالطہ یہ دیا جاتا ہے کہ پاکستان کی جمہوریت کفر نہیں کیوں کہ پاکستان کے دستور میں یہ لکھا ہوا ہے کہ حقیقی حاکم اللہ رب العالمین ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب جمہوریت عوام کی حاکمیت کی وجہ سے کفر ہے تو پاکستانی جمہوریت کفر کیسے نہیں؟ کیا پاکستان میں جمہوریت کا مطلب عوام کی حاکمیت نہیں؟ اگر پاکستان میں جمہوریت کا مطلب عوام کی حاکمیت ہی ہے تو پھر پاکستانی جمہوریت کفر کیوں نہیں؟ جمہوریت پاکستانی ہو یا غیر پاکستانی جہاں بھی ہوگی کفر ہوگی۔ رہ گیا دستور میں حقیقی حاکم اللہ رب العالمین کو لکھنا تو اس سے پاکستانی جمہوریت کی حقیقت نہیں بدلتی۔ پاکستانی جمہوریت کفر ہی رہتی ہے۔ اس لیے دستور میں اس تحریر کا دھوکے کے سوا کوئی فائدہ

نہیں۔ دستور میں یہ لکھنا کہ حقیقی حاکم اللہ رب العالمین ہیں اور نظام جمہوریت کا چلانا جو کہ صریحاً کفر ہے ایسا ہی ہے جیسے کوئی لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہُ پڑھ کر شرک کرے۔ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہ پڑھ کر شرک کرنے سے کیا شرک شرک نہیں رہتا؟ کیا شرک توحید بن جاتا ہے؟ جیسے بسم اللہ پڑھنے سے حرام حلال نہیں ہوتا اسی طرح کلمہ پڑھنے سے شرک توحید نہیں بنتا۔ شرک شرک ہی رہتا ہے خواہ ہزار بار لا الٰہ الاّ اللہ پڑھا جائے۔ حرام حرام ہی رہتا ہے خواہ جتنی مرضی بار بسم اللہ پڑھی جائے۔ توحید تو شرک مٹانے سے آتی ہے۔ صرف لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہ پڑھنے سے نہیں آتی۔ جب جمہوریت کہتے ہی عوام کی حاکیت کو ہیں جو صریحاً شرک ہے تو جمہوریت کبھی اسلام نہیں ہو سکتی۔ کفر کو اسلامی کہنا' اسلام سے مذاق کرنے والی بات ہے۔

اے ارکان اسمبلی!

آج آپ زندہ ہیں' اسمبلی کے ممبر ہیں' جمہوری نظام کے تحت آپ کی خوب چلتی ہے۔ کل جب آپ اللہ کے پاس جائیں گے تو کیا اللہ آپ سے نہیں پوچھے گا کہ جب زمین میری' آسمان میرا' مخلوق میری' راشن میرا' تو حکومت کیوں نہ میری۔۔۔ تمھاری کیوں؟۔۔۔ تمھیں میری مخلوق پر حکومت کرنے کا کیا حق تھا؟

﴿اَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ﴾ [7:الاعراف:54] جس کی مخلوق اسی کی حکومت۔ تم نے اسلام کو نافذ کر کے میری حکومت کیوں نہ قائم کی؟ اپنی کیوں چلائی۔ آخر آپ کا جواب کیا ہوگا۔ اس لیے اے ارکان اسمبلی!۔۔۔ الحذر۔۔۔ الحذر۔۔۔ الحذر۔۔۔۔ اللہ سے ڈرو۔ پاکستان کو اپنی جمہوری جولاں گاہ بنا کر اللہ اور اس کے ملک پاکستان سے غداری نہ کرو۔ سیدھے ہو کر اسلام کے تابع ہو جاؤ۔ اللہ کی حکومت قائم کرو' ورنہ اللہ کی پکڑ دور نہیں۔ بھٹو کے انجام کو نہ بھولو۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆☆☆